بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۱

فون ۴۴۹

جلد ۳۷/۷۲ | منگل ۷ شعبان ۱۴۰۳ھ ۳۱ ہجرت ۱۳۶۲ ہش ۳۱ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۳۰ ہجرت/مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت پیٹ میں درد اور سر درد وغیرہ عوارض کی وجہ سے ناساز ہے"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ✦

امریکہ میں جماعت احمدیہ کی دینی و تربیتی سرگرمیاں؛ جلسہ ہائے مسیح موعود و مصلح موعود کا انعقاد

ایک جلسہ عام میں ربوہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کی مکمل وی سی آر فلم دکھائی گئی

واشنگٹن سے مکرم مسعود احمد صاحب ملک جنرل سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں:۔

① ۲۰ مارچ کو مسجد فضل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت آپ کی تعلیم۔ آپ کے بارہ میں پیشگوئیاں اور آپ کی پیشگوئیوں پر مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ جلسہ مکرم مبشر احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم و محترم امیر صاحب نے باوجود ناسازی طبع کے جلسہ میں شرکت فرمائی اور خطاب فرمایا۔ محترم ڈاکٹر ایم ایم عباس صاحب جلسہ سے خطاب کرنے کے لئے فلاڈلفیا سے تشریف لائے۔

جلسہ کا آغاز مکرم انعام الحق صاحب کوثر مربی سلسلہ نے قرآن مجید کی تلاوت سے کیا اس کا انگریزی ترجمہ بھی آپ نے پیش کیا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی مقبول احمد صاحب قریشی کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیوں کو بڑی تفصیل اور عمدگی سے پیش کیا۔ دوسری تقریر ڈاکٹر ایم ایم عباس صاحب کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پیشگوئیاں دنیاوی قیاس آرائیوں سے بالا ہیں۔

تیسری اور آخری تقریر الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت امریکہ کی تھی۔ باوجود ناسازی طبیعت کے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں اور آپ کے زمانہ کی علامات پر ایک مفصل تقریر فرمائی۔ دوران جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام کلیم اللہ خان صاحب نے پیش کیا۔ جلسہ کے آخر میں سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ یہ مبارک جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

② ۲۰ فروری کو مسجد فضل میں واشنگٹن اور اس کے مضافات کی جماعتوں نے حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کے تعلق میں جلسہ منعقد کیا۔

یہ جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پروگرام کی ابتداء مکرم قریشی مقبول احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ محمد ہارون جیلانی نے پیشگوئی کا پس منظر کلیم اللہ خان صاحب نے پیشگوئی کے اصل الفاظ نوجوان خادم انور احمد صاحب نے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب سے حضرت مصلح موعود کی شخصیت کے بارہ میں چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ مبارک احمد صاحب ملک نے حضرت مصلح موعود کی مشہور پر تاثیر نظم "نونہالان جماعت سے خطاب" ترنم سے پڑھ کر سنائی۔

پروگرام کا دوسرا حصہ حضرت مصلح موعود کے ساتھ اپنے ذاتی مشاہدات سے متعلق تھا۔ مکرم منصور احمد صاحب، الحاج عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و انچارج مشنری امریکہ نے اس بارہ میں اپنے مشاہدات پیش کئے۔ آخر میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے صدارتی ریمارکس فرمائے جو بہت پر محل اور موقعہ کے مناسب اور پر اثر تھے اور دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔

③ جماعت واشنگٹن ڈی۔ سی نے ۱۳ اپریل کو جلسہ عام منعقد کیا جس میں جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کی وی سی آر فلم دکھائی گئی۔ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ انگریزی خوان احباب کے لئے انگریزی زبان میں اس کا الگ انتظام تھا۔ مکرم طاہر عبداللہ صاحب اس غرض کے لئے فلاڈلفیا سے خاص طور پر تشریف لائے تھے۔ فلم میں جلسہ سالانہ کی پوری افتتاحی تقریر سنائی گئی۔ پروگرام کے دوسرے حصہ میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد "داعی الی اللہ" کے پروگرام کا تعارف تھا۔

محترم مبشر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ واشنگٹن نے احباب جماعت کو بتلایا کہ اسلام کی اشاعت کے لئے ہر فرد جماعت کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیئے۔

محترم چوہدری اللہ بخش صاحب نے امریکن سوسائٹی کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سوسائٹی میں تیس فیصد سے چالیس فیصد تک لوگ منشیات کے عادی ہو چکے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ان کے سامنے صحیح اسلام کا نمونہ پیش کریں اس ضمن میں آپ نے کچھ عام فہم گر بیان کئے۔ ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے بتلایا کہ احباب کے پتہ جات فراہم کئے جائیں اور مطلع کریں کہ وہ کن موضوعات میں دلچسپی لیتے ہیں تاکہ اس کے مطابق ٹریننگ دی جا سکے۔

ظہر کی نماز کے بعد زعیم انصار اللہ کا انتخاب ہوا۔ محترم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب دوبارہ منتخب ہوئے احباب عصر کی نماز تک رکے رہے اور جلسہ سالانہ کا باقی پروگرام وی سی آر پر دیکھتے رہے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۲۴، ۲۵، ۲۶ مئی ۱۹۸۳ء

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مورخہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ ہجرت/مئی کے تین ایام میں مجموعی طور پر ۲۴۷۶ خطوط موصول ہوئے ان میں ۱۹۰۱ خطوط اندرون پاکستان سے ۱۹۷ خطوط دفاتر جماعت سے اور ۳۷۸ خطوط بیرون پاکستان سے موصول ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے ان تین دنوں میں مجموعی طور پر ۲۷۴۲ خطوط کے جواب دیئے گئے ان میں سے ۴۷۷ خطوط کے جواب حضور ایدہ اللہ کے دستخطوں سے روانہ کئے گئے اور ۱۹۹۳ خطوط کے جواب حضور کی ہدایت کی روشنی میں پرائیویٹ سیکرٹری نے دیئے۔ نیز ۲۷۲ خطوط حضور کی طرف سے مختلف جماعتی دفاتر کو روانہ کئے گئے۔

حضور ایدہ اللہ پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و تندرستی سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

• خاکسار کے والد محترم سید سعید خالد معتمد عمومی مجلس انصار اللہ صدر کراچی گذشتہ کئی دنوں سے علیل ہیں اور مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ یرقان اور جگر میں خرابی کا شدید حملہ ہے۔ خاکسار احباب جماعت سے ان کی جلد کامل شفایابی مقبول خدمت دین کی توفیق ملنے اور لمبی عمر کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتا ہے۔

(سید رشید طارق کراچی)

• خاکسار کی بھانجی بشریٰ بنت مکرم عبدالمجید صاحب لاہور چند دن سے بعارضہ السرطیل ہے اور آج کل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل سے اس کو جلد شفاء کامل عطا کرے آمین

(حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

علمی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد۔

"تمام دنیا میں ہمیں دو قسم کے سٹیشن قائم کرنے پڑیں گے۔ یعنی ایک ٹریکنگ TRACKING سٹیشن اور ایک مانیٹرنگ MONITORING سٹیشن۔ اور ٹریکنگ سٹیشن کیلئے احمدی اپنے آپ کو وقف کریں"

(الفضل ۲۴ فروری ۱۹۸۳ء)

(وکیل التصنیف)

داعی الی اللہ

داعی الی اللہ بننے کا بہترین ہتھیار دعا ہے۔

انصار بھائی دعاؤں کا انفرادی اور اجتماعی پروگرام بنائیں۔

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعہ خطبہ

احمدیت دنیا کو ہلاکتوں سے بچانیکا آخری ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے جاری کیا گیا ہے

بے خدا انسان کے ہاتھ میں ایسے خوفناک ہتھیار آچکے ہیں کہ وہ جب بھی چاہے دنیا کے تمام انسانوں کو ہلاک کر سکتا ہے

اسی لئے میں بار بار اعلان کر رہا ہوں کہ داعی الی اللہ بنو، دنیا کو اپنے رب کیطرف بلاؤ اور اسے نجات کا راستہ دکھاؤ

تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو پورے شعور، پوری بیداری اور بیدار مغزی کیساتھ ادا کرنا پڑے گا کیونکہ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے

جو وقت ہمیں میسر ہے اس کا ایک ایک لمحہ ہمیں بہترین رنگ میں استعمال کرنا ہوگا۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ بلا استثناء ہر احمدی مبلغ بنے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۴ امان ۱۳۶۲ ہش مطابق ۴ مارچ ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ :- مکرم بشیر احمد اختر صاحب - صیغہ زود نویسی ربوہ

(نوٹ :- یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا:-

دنیا ہمیشہ سے مختلف وجوہات اور اسباب کی بناء پر باہم دگر برسرپیکار رہی ہے۔ لیکن بعض زمانوں میں اور بعض خاص وقتوں میں یہ لڑائیاں بہت زیادہ شدت اختیار کر جاتی ہیں۔ چنانچہ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں انسان، انسان کے ساتھ جس شدت سے برسرپیکار ہے اور جتنی زیادہ وجوہات کی بنا پر انسان انسان میں لڑائی ہو رہی ہے دنیا میں کم ہی ایسے مواقع آئے ہوں گے کہ جب لڑائی کی وجوہات بھی اتنی زیادہ ہوئی ہوں اور شدت بھی انتہائی درجے تک پہنچی ہو۔ بعض اوقات تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اگر صبر کی انتہائی قوتیں کارفرما نہ ہوں تو انسان ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے انسانیت کے وجود کو ہی ختم کر دے گا۔ نہ صرف یہ کہ

لڑائی کی وجوہات اور اسباب

بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بلکہ وہ ہتھیار جو انسان کو آج میسر ہیں وہ اتنے قوی، اتنے ہیبت ناک اور اتنے وسیع الاثر ہیں کہ اگر وہ کسی وقت بھی لڑائی کے میدانوں میں استعمال ہونے لگیں تو حقیقت یہ ہے کہ علاقوں کے علاقے زندگی کے وجود ہی سے خالی ہو جائیں گے۔ بہت سے مفکرین جو جنگ کے حالات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں وہ اس بات پر متفق ہیں کہ اس وقت انسان انسان کے درمیان ایک ہولناک عالمگیر جنگ کو روکنے کے لیے صرف ایک ہی مانع باقی ہے اور وہ ہے ہتھیاروں کا ہولناک ہونا۔ یہ ہتھیار اتنے خوفناک ہو چکے ہیں اور اتنی شدت اختیار کر چکے ہیں کہ اگر ان سے ایک دفعہ لڑائی چھڑ جائے تو تمام وہ لوگ جو ان ہتھیاروں کی کنہ سے واقف ہیں اور ان کے اثرات کا کچھ تصور رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ قومیں بھی تباہ ہو جائیں گی جو اس لڑائی میں غالب آجائیں اور وہ بھی تباہ ہو جائیں گی جو مغلوب ہوں اور دونوں طاقتوں کے ہاتھ میں عملاً کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ پس یہی ایک خوف ہے جو اس وقت جنگ میں مانع ہے۔

آپ نے

ہیروشیما اور ناگاساکی کی

تباہی کے قصے سنے ہوں گے۔ ان شہروں پر ایسے بم گرے تھے جنہوں نے صرف شہریوں کو ہی ہلاک نہیں کیا بلکہ ان بموں کے اثرات سے اردگرد کے علاقوں میں بھی انتہائی ہولناک تباہیاں پھیلیں اور سال ہا سال تک قسم قسم کی بیماریاں اور وبائیں وہاں پھوٹتی رہیں۔

یہ بم ان عام بموں سے بالکل مختلف ہیں جن کا تصور دنیا کے ان ممالک میں پایا جاتا ہے جہاں غیر معمولی ترقی نہیں مثلاً پاکستان اور ہندوستان وغیرہ۔ ان علاقوں کے عوام سمجھتے ہیں کہ بم سے مراد صرف یہ ہے کہ ایک دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں کچھ عمارتیں منہدم ہوئیں اور کہیں آگ لگ گئی۔ لیکن جن ہتھیاروں کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ ان سے بالکل مختلف ہیں۔ چنانچہ ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرنے والے بموں سے جو ہلاکت ہوئی وہ وہیں ختم نہیں ہوئی کہ سارے کا سارا شہر دھپ سے اڑ گیا بلکہ انہوں نے ایسے ریڈیائی اثرات پیچھے چھوڑے جو ایسی نہ نظر آنے والی لہروں کی صورت میں موجود رہے جیسی آپ ریڈیو یا ٹیلیویژن میں دیکھتے ہیں۔ آپ کو علم تو ہے کہ وہ لہریں موجود ہیں کیونکہ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعے آپ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں، لیکن صرف بصیرت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ ظاہری آنکھ سے وہ نظر نہیں آرہی ہوتیں۔ اسی قسم کی لہریں ان نئے بموں سے نکلتی ہیں جو انسانی زندگی کو تباہ کرنے کے لیے دو طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں۔

ایک ہے براہ راست ہلاکت۔

لیکن اس سے بھی زیادہ خوفناک اثر یہ ہے کہ انسان مرتا بھی نہیں اور زندہ بھی نہیں رہتا، بلکہ بین بین حالت میں اس طرح زندگی گزارتا ہے جس طرح کینسر کا مریض اپنی بیماری کے انتہائی خطرناک لمحات میں زندگی گزارتا ہے۔ یہ لہریں انسانی زندگی کی کنہ کو تبدیل کر دیتی ہیں اور ان مرکزی خلیوں پر حملہ آور ہوتی ہیں جو اپنے اندر زندگی کا پروگرام رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی کا ہر ذرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کیطرف سے جاری کردہ ایک خاص پروگرام کے تابع کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ذرّے کے اندر ارب ہا ارب معلومات چھپائی ہوئی ہیں اور ہدایات کا جو اندرونی نظام ہے وہ اس کے تابع کام کرتا ہے۔ الغرض یہ لہریں ان ذرّوں پر حملہ آور ہوتی ہیں اور اس پروگرام کو تباہ کر دیتی ہیں۔ نتیجۃً زندگی کا سارا نقشہ بدل جاتا ہے۔

چنانچہ جو لوگ ان بموں کے اثرات سے بعد میں متاثر ہوئے ان کے ہاں اتنے مکروہ اور بدہیئت بچے پیدا ہوئے جن کو دیکھ کر بھی گھن آتی تھی اور خوف محسوس ہوتا تھا۔ کسی کے پیٹ میں آنکھیں نکل آئیں تو کسی کے سر پر ان لہروں نے زندگی کا تمام نظام درہم برہم کر دیا۔ بعض لوگوں پر بظاہر ان لہروں کے کوئی اثرات نظر نہیں آرہے تھے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایسے اثرات بھی ظاہر ہوئے جن سے اگلی نسل متاثر ہوئی اور نہایت خوفناک قسم کے بچے پیدا ہونے لگے۔ تب ان کو پتہ چلا کہ جو ہتھیار ایجاد ہوئے ہیں ان کا کتنا خوفناک اثر انسانی زندگی پر پڑ سکتا ہے۔ جو مر گئے وہ تو بعد کے اثرات کو نہ دیکھ سکے لیکن جو زندہ بچ رہے انہوں نے ان بموں کے بہت ہی خوفناک اثرات دیکھے جو ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے گئے تھے۔ چنانچہ بعض لوگوں کے جسم گل گئے، بعض کے بال جھڑ گئے، بعض کے ناخن گل گئے، بعض کے جگر تباہ ہو گئے اور کئی ایک کی آنکھیں جاتی رہیں۔ الغرض انسان کو ایسے مختلف عوارض لاحق ہو گئے جن کا علاج انسان کے بس میں نہیں تھا۔ کیونکہ ریڈیائی بیماریوں سے جو اثرات پیدا ہوتے ہیں وہ اتنے خوفناک ہوتے ہیں کہ انسان دوسرے ذرائع سے ان کا

علاج کرنے کی طاقت

ہی نہیں رکھتا،

یہ اثرات اس ایک بم کے ہیں جو ہیروشیما پر گرایا گیا تھا اور جو آج ایک قصہ پارینہ بن چکا ہے۔ اس لیے کہ آج کی دنیا میں جو نائیٹروجن بم اور ہائیڈروجن بم ایجاد ہوئے ہیں وہ اتنے طاقتور ہیں کہ ایک شہر یا دو شہروں کو تباہ کرنے کا سوال نہیں ہے۔ اب تو اس طرح گنتی کی جاتی ہے کہ سارے انگلستان کو تباہ کرنے کے لیے کتنے بموں کی ضرورت ہے؟ چنانچہ ایک دفعہ بموں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ہلاکت کے متعلق انگلستان کے وزیراعظم اور امریکہ کے صدر کے درمیان گفتگو ہوئی۔ انگلستان کے وزیراعظم کی مدد کے لیے ایک سائنسدان، جو ان باتوں سے واقف تھا، وہ بھی اس کے ساتھ گیا ہوا تھا۔ گفتگو کے دوران اس نے امریکہ کے صدر سے کہا کہ اگر آج لڑائی چھڑ جائے تو آپ کا ملک جو بڑا وسیع ہے اس کا کچھ نہ کچھ حصہ لازماً بچ جائے گا۔ مگر ہمارے ملک کا کیا بنے گا؟ کیونکہ ہمارے اندازے اور جائزے کے مطابق سارے انگلستان کو ہمیشہ کے لیے صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کے لیے صرف تین یا چار بموں کی ضرورت ہے۔ ایک شہر نہیں، بلکہ پورا ملک جو کروڑوں کی آبادی پر مشتمل ہے اور جس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا فاصلہ قریباً پندرہ، سولہ سو میل بنتا ہے، اس کو تباہ کرنے کے لیے تین یا چار بم کافی ہوں گے۔ پھر اس سائنسدان نے انگریزی میں کہا

To be on the safe side at most seven would be enough

اس نے 'safe side' کا محاورہ بڑے دلچسپ رنگ میں استعمال کیا کہ اگر محفوظ اور محتاط اندازہ کرنا ہو تو زیادہ سے زیادہ سات بم کافی ہوں گے۔ اس سے زیادہ کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

پس

یہ امر واقعہ ہے

کہ یہ بم ہولناک ہونے کے لحاظ سے ہماری دنیا میں بسنے والے انسانوں کے تصوّر کی حدود سے بہت زیادہ تجاوز کر چکے ہیں۔ اس قسم کے دو یا چار یا پانچ بم تیار نہیں ہوئے بلکہ ہزارہا کی تعداد میں تیار ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے ملک جو دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں ایک دوسرے کو نشانہ بنائے بیٹھے ہیں اور وہ نشانے اس نوعیت کے ہیں کہ اگر رشین بلاک امریکن بلاک پر اچانک حملہ کر دے تو امریکن بلاک کے بم جو مقابلے کے لیے تیار بیٹھے ہیں وہ اس بات کا انتظار نہیں کریں گے کہ کوئی ان کو حکم دے تو وہ چلیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو جو ملک حملہ میں ابتداء کرتا ہے وہ لازماً جیت جائے گا۔ مثلاً اگر روس ابتداء کرتا ہے اور اپنے بموں کو امریکہ پر حملہ کرنے کا حکم دے دیتا ہے تو امریکہ تباہ ہو جائے گا اور امریکہ کے بموں کو چلانے کے لیے آرڈر کہاں سے آئے گا؟ اگر سارا 'وائٹ ہاؤس' ہی تباہ ہو جائے اور وہ لوگ جو فیصلوں کے مجاز ہیں وہ اچانک صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں تو کون حکم دے گا کہ جنگ شروع ہو چکی ہے، اس لیے جوابی حملہ کرو۔ اب ایک نیا سسٹم رکھا گیا ہے کہ مختلف علاقوں میں ایسے میزائل جو ہر وقت حملے کے لیے تیار رہتے ہیں ان کو یہ آرڈر ہے کہ اگر تمہیں رُکنے کا آرڈر نہ ملے تو تم نے چل پڑنا ہے۔ یہ میزائل آبدوز کشتیوں میں بھی نصب ہیں، زیر زمین علاقوں میں بھی ہیں اور پہاڑوں میں بھی چھپا کر رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح ہوائی جہاز ہر وقت ایک دوسرے کی طرف حرکت کر رہے ہیں اور ان کو بھی یہی آرڈر ہے کہ اگر یہ آرڈر نہ ملے کہ تم نے رُکے رہنا ہے تو یہ چل پڑیں گے۔ چنانچہ وہ علاقے جہاں یہ بم رکھے گئے ہیں وہاں کمپیوٹرز اور دیگر ذرائع سے ہر وقت یہ آرڈر جاری ہو رہے ہیں کہ بموں نے نہیں چلنا، نہیں چلنا، نہیں چلنا۔ اگر کسی وقت وہ کمپیوٹرز خراب ہو جائیں یا وہ علاقے اچانک تباہ کر دیئے جائیں تو یہ

سارے بم از خود چل پڑیں گے

پھر ان کو کوئی روک نہیں سکے گا۔ اس لیے حملہ آور ملک کو بھی یقین ہو چکا ہے کہ اگر میں حملے میں ابتداء بھی کر لوں اور اچانک پن جس کو [illegible] کہتے ہیں اس کے سارے فوائد مجھے حاصل ہو جائیں تب بھی میرے خلاف اتنے بم ضرور چل جائیں گے جن سے میرا اکثر حصہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

یہ وہ خوف ہے جو اس وقت جنگ کو روکے ہوئے ہے اور یہ خوف دونوں فریقوں کو لاحق ہے۔ اس لیے دونوں طاقتیں یہ کوشش کر رہی ہیں کہ وہ کوئی ایسی حیرت انگیز ایجاد کریں جس کے نتیجے میں انہیں ایک دوسرے پر نمایاں فوقیت حاصل ہو جائے۔ یعنی اگر ان میں سے کوئی لڑائی میں پہل کرے تو اسے یہ یقین ہو کہ وہ جواباً تباہ و برباد نہیں ہو سکے گا۔ جس وقت کسی بلاک کو یہ فوقیت حاصل ہو گئی اس وقت دنیا کے امن کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

کہتے ہیں ایک بادشاہ نے ایسی تلوار بنائی ہوئی تھی جو ہر وقت اُس شخص کے سر پر لٹکی رہتی تھی جو بادشاہ کے سامنے بیان دے رہا ہوتا تھا۔ جب بھی اسے شک پڑتا کہ یہ شخص غلط بیانی کر رہا ہے تو بادشاہ کے اشارے پر وہ تلوار گر جاتی تھی۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باریک سا دھاگہ جس سے تلوار لٹکی ہوتی تھی اس کو کاٹ دیا جاتا تھا اور وہ اس کو ہلاک کر دیتی تھی۔

آج اس سے بھی زیادہ باریک دھاگے کے ساتھ ساری انسانیت کی ہلاکت کی تلوار اس کے اوپر لٹک رہی ہے۔ سارے انسانوں کی ہلاکت کی تلوار کیوں باریک تر دھاگوں سے لٹکی ہوئی ہے؟ اس لیے کہ دونوں طرف اخلاق، انسانیت انصاف اور خوفِ خدا کا کوئی تصور نہیں ہے۔ خالصتہً مادہ پرستی کے موجبات اور اسباب ہیں جو حملے پر آمادہ کر رہے ہیں یا حملے سے روک رہے ہیں۔ اخلاقیات کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ خدا تعالیٰ کے خوف کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ سو فیصد خود غرضی پر مبنی خیالات اور سوچیں ہیں جنہوں نے بالآخر یہ فیصلہ کرنا ہے کہ جنگ شروع کرنی ہے یا نہیں۔

ایسے خطرناک دور میں جب کہ انسان کی تقدیر لامذہبی طاقتوں کے ہاتھ میں جا چکی ہو، احمدیت پر کیا ذمہ داریاں آتی ہیں، یہ ہیں وہ باتیں جو ہر احمدی کو سوچنی چاہئیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ احمدیت دنیا کو

ہلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ

ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ آخری ذریعہ ان معنوں میں کہ اگر یہ بھی ناکام ہو جائے تو دنیا نے لازماً ہلاک ہونا ہے۔ پھر اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اور آخری ذریعہ ان معنوں میں کہ اگر یہ کامیاب ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کو اس قسم کی ہلاکت کا کوئی خوف ایک لمبے عرصے تک دامنگیر نہیں ہوگا۔

یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ اسی لیے میں بار بار یہ اعلان کر رہا ہوں کہ 'داعی الی اللہ' بنو۔ دنیا کو نجات کی طرف بلاؤ۔ دنیا کو اپنے رب کی طرف بلاؤ۔ ورنہ اگر بے خدا انسان کے ہاتھ میں دوسروں کی تقدیر چلی جائے تو ان کی ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے اور اس وقت امر واقعہ یہی ہے۔ نہ صرف یہ کہ بے خدا انسان کے ہاتھ میں لوگوں کی تقدیر گئی ہوئی ہے بلکہ اس کے ہاتھ اتنے مضبوط ہو چکے ہیں اور ان میں ایسے خوفناک ہتھیار آ چکے ہیں کہ وہ جب بھی چاہے، دنیا کے تمام انسانوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔

چنانچہ جب آئن سٹائن سے پوچھا گیا کہ تیسری عالمگیر جنگ کن ہتھیاروں سے لڑی جائے گی؟ (یہ دوسری جنگ عظیم کے بعد کا واقعہ ہے) تو اس نے یہ جواب دیا تھا کہ تیسری جنگ کے ہتھیاروں کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہوں گا۔ لیکن میں یہ بتا دیتا ہوں کہ چوتھی جنگ ڈنڈوں اور پتھروں سے لڑی جائے گی۔ مطلب یہ تھا کہ تیسری جنگ کے ہتھیار اتنے خوفناک ہو چکے ہوں گے کہ انسان نہ صرف بحیثیت انسان اس دنیا سے تقریباً مٹ چکا ہوگا بلکہ اس کی تمام سائنسی ترقیات، تمام ماحصل، تمام تہذیب غرضیکہ ہر چیز فنا ہو چکی ہوگی۔ جو لوگ بچیں گے وہ شاید پتھر کے زمانہ کے لوگ ہوں یا غاروں اور پہاڑوں میں بسنے والے لوگ۔ ان کی لڑائی تو پتھروں اور ڈنڈوں سے ہی ہوگی۔ کیونکہ اس سے زیادہ ہماری تہذیب میں سے کچھ بھی ان کو حاصل نہیں ہوگا اور ہمارے علم میں سے کچھ بھی ان تک نہیں پہنچا ہوگا۔ تمام علمی خزانے مٹ چکے ہوں گے۔ تمام سائنسدان تباہ ہو چکے ہوں گے اور

تمام تہذیبوں کے سرچشمے

ختم ہو چکے ہوں گے۔ بچا کھچا انسان جو اس وقت غاروں یا جنگلوں میں بس رہا ہوگا وہ ان چیزوں سے بے بہرہ ہوگا۔ اس لیے اس کی لڑائی اس قدیم زمانے کی طرف واپس لوٹ جائے گی جو پتھروں یا غاروں کا زمانہ کہلاتا ہے۔

ان حالات میں ایک احمدی پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو پورے شعور، پوری بیداری اور بیدار مغزی کیساتھ ادا کرنا پڑے گا، کیونکہ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت احمدیہ ساری دنیا میں فعال ہو جائے اور تیزی کے ساتھ بنی نوع انسان کو ہدایت کی طرف بلانا شروع کر دے اور دنیا واقعتہً متاثر ہو کر اسلام کی طرف آنے لگے تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہلاکت اور تباہی کی مہلت کو بڑھا دے گا کیونکہ وہ عذاب میں جلدی نہیں کرتا۔ اس کی رحمت ہر دوسری صفت پر غالب ہے اس لئے اگر آپ دنیا کو تبلیغ کریں اور پھر وہ اس تبلیغ کو سننے اور اسلام کی طرف مائل ہونے لگے تو آپ بلا خوف و خطر اور بغیر کسی اشتباہ کے اس بات کی ضمانت دے سکتے ہیں کہ انشاء اللہ یہ خطرات لازماً ٹل جائیں گے اور انسان کو خدا یہ موقع نہیں دیگا کہ وہ ہلاکت کے اتنے اہم اور خطرناک فیصلے کر سکے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا اور آپ نے اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کیا تو پھر اس دنیا کے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

یہ خیال کہ اسلام نے بہرحال غالب آنا ہے اس لئے لازماً ساری دنیا بچائی جائے گی، اس کے اندر تھوڑی سی FALLACY، غلط فہمی اور ایک ابہام سا پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا کے انبیاء غالب تو ضرور آیا کرتے ہیں لیکن وہ غلبہ دو قسم کا ہوا کرتا ہے۔ ایک غلبہ تو یہ ہے کہ ساری قوم یا اس کی اکثریت ایمان لے آئے اور ایک ایسا غلبہ کہ ایمان نہ لانے کے نتیجہ میں انسانوں کی اکثریت کو ہلاک کر دیا جائے۔ یہ دونوں قسم کے غلبے ہمیں قرآن کریم میں ملتے ہیں، اس لئے اس بارے میں بہرحال کوئی شک نہیں کہ

اسلام لازماً غالب آئے گا

مگر اس کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جو لوگ اسلام کے پیغام کو نہ سنیں انکو بہت وسیع پیمانے پر ہلاک کر دیا جائے اور پھر جو بچے ان پر اسلام غالب آ جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم نے کونسا غلبہ اپنے لئے پسند کرنا ہے؟ وہ غلبہ جو کم سے کم ہلاکت کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے یا وہ غلبہ جو زیادہ سے زیادہ ہلاکت کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ اگر تو حضرت نوح علیہ السلام ہمارے امام ہوتے تو ہمیں دوسرے غلبے کا حاصل ہونا کوئی بعید نہیں تھا اور کوئی تعجب کی بات نہیں تھی مگر ہمارے امام تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کے غلبے میں کم سے کم جانی اتلاف اور نقصان ہوا ہے۔ جو لوگ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسلام کو جبر سے پھیلانے کا الزام لگاتے ہیں اگر وہ تاریخ کے حقائق کو یکجا کر کے دیکھیں تو وہ حیران رہ جائیں گے کہ تمام انسانی تاریخ میں کبھی کسی انسان کو اتنا عظیم غلبہ بہت ہی کم جانی قربانی کے نتیجہ میں حاصل نہیں ہوا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔ سارے عرب کے غلبے کے نتیجے میں جو جانوں کی تلفی ہوئی ان کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ نہیں بنے گی۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو غلبہ حاصل ہوا اس میں بہت کم جانی نقصان ہوا ہے۔ صحابہؓ کی شہادتیں بھی شامل کر لی جائیں اور دشمنوں کا قتل بھی شامل کر لیا جائے تب بھی تمام جنگوں کا جانی نقصان سینکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا اور پھر بڑی بڑی قوموں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو جو فتح کیا گیا وہاں بھی نسبتاً انتہائی معمولی جانی قربانی اور نقصان کے نتیجہ میں عظیم الشان فتوحات نصیب ہوئیں۔

پس ہمارے لئے جو مقصدِ حیات مقرر کیا گیا ہے وہ تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ کے نمونے پر انقلاب برپا کرنا ہے۔ اس لئے ہلاکتوں والا انقلاب تو ہمیں سجتا نہیں ہمیں تو ایسا انقلاب چاہیئے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں برپا کر کے دکھایا۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہم غیر معمولی بیداری کے ساتھ کام کریں جو وقت کھویا جا چکا ہے وہ تو اب واپس نہیں آسکتا۔ لیکن جو وقت ہمیں میسر ہے اس کا ایک ایک لمحہ ہمیں بہترین رنگ میں استعمال کرنا ہوگا اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ

ہر احمدی بلا استثنا مبلّغ بنے

وہ وقت گزر گیا کہ جب چند مبلغین پر انحصار کیا جاتا تھا اب تو بچوں کو بھی مبلّغ بننا پڑے گا۔ بوڑھوں کو بھی مبلّغ بننا پڑے گا۔ یہاں تک کہ بستر پر لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی مبلّغ بننا پڑے گا اور کچھ نہیں وہ دعاؤں کے ذریعہ ہی تبلیغ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ دن رات اللہ سے گریہ وزاری کر سکتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ہم چل پھر کر تبلیغ کر سکیں اس لئے بستر پر لیٹے لیٹے تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تو دلوں کو بدل دے۔ اگر ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیں اور اس جذبے کے ساتھ کام شروع کر دیں تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ دنیا کی ہلاکت کی تقدیر اللہ کے فضل سے ٹل سکتی ہے۔

دنیا کے اس ہلاکت سے بچنے کے متعلق بعد میں آنے والے مورخین مختلف وجوہات نکالیں گے۔ کوئی کہے گا کہ امریکہ کے فلاں صدر نے فلاں حکمت کا کام کیا، اس لئے دنیا ہلاکت سے بچ گئی۔ کوئی یہ سوچے گا کہ روس کے صدر نے فلاں حکمت کا کام کیا یا صبر کا نمونہ دکھایا اس لئے دنیا ہلاکت سے بچ گئی۔ کوئی یہ خیال کرے گا کہ اہل یورپ کو اللہ تعالےٰ نے دانش عطا فرمائی تھی اور ان کی حکمتوں کے نتیجہ میں دونوں بلاک یعنی روس اور امریکہ سمجھ گئے اور لڑائی ٹل گئی اور بعض یہ سوچیں گے کہ شاید چین کی طاقت جو DEVELOP ہو رہی تھی اور ترقی کر رہی تھی، اس نے ایک ایسا رول PLAY کیا، ایسا کردار ادا کیا جس کے نتیجے میں دنیا ہلاکت سے بچ گئی لیکن خدا کی تقدیر جانتی ہوگی اور بعد میں آنے والا انسان بھی اس بات کی گواہی دے گا کہ دنیا کی ہلاکت صرف اس باریک دھاگے پر لٹکی ہوئی تھی کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف توجہ کرتی ہے یا نہیں۔ چنانچہ احمدی بیدار ہوئے، ان کو بشدت اس بات کا احساس ہوا کہ آج دنیا کے ہلاک ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ اس امر پر ہوگا کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے اس طرف توجہ کی، گریہ وزاری سے دعائیں کیں، نیک اعمال کئے اور دنیا کو خدا کی طرف بلایا اور محض اور محض اس وجہ سے دنیا ہلاکت سے بچائی گئی۔

یہ ہے تقدیر کا فیصلہ

اور یہی درست ہوگا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے سوا اور کوئی طریق انسان کے بچنے کا نہیں ہے۔ بعد میں آنے والا جو ایک لمبے عرصہ کے بعد پیدا ہوگا وہ بھی یہی سوچے گا اور اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ حقیقت میں دنیا کی نجات احمدیت پر منحصر تھی، احمدیوں نے اپنے فرض کو کما حقہ ادا کیا اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے دنیا کو بچا لیا

اس لئے میں بڑی سنجیدگی کے ساتھ بار بار آپ کو توجہ دلا رہا ہوں کہ داعی الی اللہ بننے کی کوشش کریں۔ داعی الی اللہ بننے کے لئے کچھ ذمہ داریاں ہیں، کچھ فرائض ہیں۔ کس طریق پر آپ کامیاب داعی الی اللہ بن سکتے ہیں، کونسی باتیں کرنی چاہئیں اور کونسی نہیں کرنی چاہئیں؛ اس سلسلہ میں میں چند باتیں انشاء اللہ تعالےٰ اگلے خطبے میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

اس وقت صرف یہ کہہ کر خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ جو ذمہ داری میں نے اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق آپ سب پر ڈالی ہے اور توقع رکھتا ہوں کہ ہر احمدی اس ذمہ داری کو پوری توجہ پورے انہماک اور پورے خلوص کے ساتھ قبول کرے گا اس کے لئے ساری جماعت کو خصوصیت سے دعا کرنی چاہیئے۔ میری زندگی کا تجربہ ہے کہ جب بھی دعا کی طرف سے غفلت ہوئی کامیابی نہیں ہوئی اور جب بھی دعا کی طرف توجہ پیدا ہوئی بظاہر مشکل اور ناممکن کام بھی بن گئے۔ موجودہ حالات میں کہنا کہ ہر احمدی مبلّغ بن جائے، اتنا مشکل نظر آرہا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے میں ایک ناممکن بات کہہ رہا ہوں لیکن ساتھ ہی یہ یقین بھی رکھتا ہوں کہ اگر میں نے دعاؤں میں کمی نہ کی اور اسی طرح جماعت نے بھی کوئی کمی نہ کی تو یہ بات جو بظاہر ناممکن نظر آرہی ہے ضرور ممکن ہو جائے گی۔ اسی حقیقت کو حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اس کلام کی سچائی کا جماعت بارہا مشاہدہ کر چکی ہے۔

اس لئے ہر احمدی بہرحال اس بات سے اپنی تبلیغ کا آغاز کر دے۔ کہ فوری طور پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ دعا کرے اور روزانہ پانچوں وقت اس کو اپنے اوپر لازم کر لے۔ وہ خدا سے یہ التجا کرے کہ

اے خدا! ہمیں یہ توفیق عطا فرما

کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں اور تیری نظر میں داعی الی اللہ بننے کا جو حق ہے اس کو ادا کرنے لگ جائیں اور اے خدا! دنیا کو بھی یہ توفیق عطا فرما کہ وہ ہماری باتوں کو سنے۔ لوگوں کے دل نرم ہوں ان کی عقلیں صاف اور سیدھی ہو جائیں اور وہ تیرے پیغام کو قبول کرنے لگیں۔ اس کے ساتھ یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ نئے آنے والوں کو حوصلہ دے اور انکو طاقت بخشے کہ وہ مخالفتیں برداشت کر کے بھی حق کو قبول کریں، ان کو برکتیں عطا کرے اور ان سے پیار کا سلوک فرمائے تاکہ وہ دوسروں کے لئے نیک نمونہ بنیں پھر روزانہ بلاناغہ یہ دعائیں بھی کریں کہ اے خدا! ہر آنے والا داعی الی اللہ بنے، مبلّغ احمدی بنے اور پھلجھڑی کا سا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے کہ ایک شمع روشن ہو تو وہ آگے دوسری شمع روشن کرتی چلی جائے۔ اگر ساری جماعت یہ دعائیں شروع کر دے تو دیکھتے دیکھتے اللہ تعالےٰ کے فضل سے

دنیا میں عظیم الشان انقلاب

برپا ہونے لگیں گے۔

پس دعا پر بہت زور دیں، دعا پر بہت زور دیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا خلاصہ ہی یہ ہے کہ اوّل بھی دعا ہے آخر بھی دعا ہے۔ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داعی الی اللہ بنتا ہے تو اللہ سے دعائیں کرتی ہونگی۔ اس سے مدد مانگے بغیر کس طرح داعی الی اللہ بن جائیں گے؟ جس کی طرف بلانا چاہتے ہیں اس سے محبت اور پیار کئے بغیر اس کی طرف کیسے بلائیں گے؟ لیکن ان امور سے متعلق مزید تفصیلات انشاء اللہ آئندہ خطبے میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم بہت دعائیں کریں اور خلوص دل کے ساتھ کریں۔ اللہ تعالیٰ انکو قبول فرمائے۔ ہم ان کے نیک اثرات دیکھیں۔ ہماری طبیعت میں بشاشت پیدا ہو اور مایوسی ختم ہو جائے۔ دلوں میں ایک یقین اور

عظمت کردار کا احساس

پیدا ہو جائے۔ ہم جاننے لگیں کہ ہم دوسروں سے مختلف ہیں۔ ہم خدا والے ہیں اور خدا کی طرف یقین کے ساتھ بلانے والے ہیں۔ یہ وہ احساسات ہیں جو دعا کے نتیجہ میں بیدار ہوتے ہیں اور پھر تبلیغ کامیاب ہوا کرتی ہے۔

رمضان المبارک میں مسجد مبارک میں درس القرآن کا پروگرام

نمبر شمار	نام مدرس	نام متبادل	حصہ قرآن کریم برائے درس
۱۔	مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد	مکرم اللہ بخش صادق صاحب	سورۃ فاتحہ تا سورۃ آل عمران رکوع ۹ تک
۲۔	" ابوالمنیر نورالحق صاحب	" مولانا غلام باری سیف صاحب	سورۃ آل عمران رکوع ۱۰ تا سورۃ المائدہ
۳۔	" سید عبدالحی شاہ صاحب	" لئیق احمد طاہر صاحب	سورۃ الانعام تا سورۃ الانفال
۴۔	" محمد شفیع صاحب اشرف	" ملک مبارک احمد صاحب	سورۃ توبہ تا سورۃ یوسف
۵۔	" سلطان محمود انور صاحب	" مبشر احمد کاہلوں صاحب	سورہ رعد تا سورۃ کہف
۶۔	" حافظ مظفر احمد صاحب	" ملک منصور احمد عمر صاحب	سورۃ مریم تا سورۃ الفرقان
۷۔	" سید احمد علی شاہ صاحب	" شیخ نور احمد منیر صاحب	سورۃ الشعراء تا سورۃ سبا
۸۔	" چوہدری محمد شریف صاحب	" نورالحق تنویر صاحب	سورۃ الفاطر تا سورہ الزخرف
۹۔	" محمد احمد جلیل صاحب	" محمد اسماعیل منیر صاحب	سورۃ الدخان تا سورہ التحریم
۱۰۔	" عبدالمالک خان صاحب	" صوفی محمد اسحٰق صاحب	سورۃ ملک تا سورۃ الناس

(ناظر اصلاح وارشاد)۔

چابیوں کا گچھا

مورخہ ۲۶ مئی بروز جمعرات کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ کی سڑک پر سے چابیوں کا ایک گچھا ملا ہے جن صاحب کا ہو وہ اس پتہ پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

(مبشر احمد بھٹی۔ بھٹی کلاتھ ہاؤس رحمت بازار ربوہ)

مالی قربانی کا کم سے کم معیار

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا ہماری مالی قربانی کا کم سے کم معیار ہے۔ ہر ماہ باقاعدگی سے ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

آل ربوہ والی ٹورنامنٹ میں

صرف سمیشنگ کی اجازت ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں فیصلہ

والی بال کے کھیل کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔

"والی بال کھلائیں شوٹنگ بال SHOOTING BALL نہیں چاہیئے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ (جو مجلس صحت مرکزیہ کے زیر اہتمام یکم تا ۳ جون ۱۹۸۳ء مسجد اقصیٰ گراؤنڈز میں منعقد ہو رہا ہے) کے انتظامات کرنے والی کمیٹی نے سامنے رکھ کر یہ طے کیا کہ اس ٹورنامنٹ میں شوٹنگ کی اجازت نہیں ہوگی۔ صرف سمیشنگ کھیلی جائے گی۔

ٹورنامنٹ کمیٹی کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے مورخہ ۲۸/۵/۸۳ کمیٹی روم ایوان محمود میں شام ۵ بجے زیر صدارت جناب عبدالجلیل صاحب قریشی ایک ضروری میٹنگ ہوئی۔ جس میں انتظامات کی سہولت کے پیش نظر مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر کئے گئے۔

نگران اعلیٰ۔ جناب چوہدری اللہ بخش صادق صاحب
نگران " عبدالجلیل قریشی صاحب
" چوہدری ظفر احمد صاحب کاہلوں
صدر ٹورنامنٹ کمیٹی۔ چوہدری رشید احمد صاحب زیروی
سیکرٹری ٹورنامنٹ۔ سراج الحق قریشی صاحب
اسسٹنٹ سیکرٹری۔ چوہدری نصیر احمد صاحب چیمہ، میرا
منتظم نظم وضبط سٹیج و استقبال جناب لئیق احمد طاہر صاحب
نائبین جناب سعید احمد صاحب باجوہ صلاح الدین صاحب مبارک احمد صاحب۔ داؤد احمد صاحب
منتظم گراؤنڈ۔ شیخ عبدالسلام صاحب
نائب " " نصیر احمد حیدری صاحب۔ عبدالعزیز صاحب راجہ منیر احمد صاحب
منتظم مقابلہ جات۔ سراج الحق قریشی صاحب
نائب " " نصیر احمد حیدری صاحب
" " چوہدری حمید احمد خالد صاحب
ٹیکنیکل کمیٹی صدر سید سلطان محمود صاحب شاہد
سیکرٹری۔ مبارک احمد طاہر صاحب
جیوری آف اپیل صدر چوہدری سلطان احمد صاحب
سیکرٹری۔ رشید احمد صاحب زیروی
سلیکشن کمیٹی۔ نمائشی میچ اور ربوہ کے کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم کے انتخاب کے لئے ایک سلیکشن کمیٹی بھی ترتیب دی گئی۔ جس کے صدر مولوی احمد حسین صاحب (سابق انٹرنیشنل کھلاڑی) مقرر کئے گئے۔

علاوہ ازیں اس ٹورنامنٹ میں بہتر کھیل پیش کرنے والے منتخب کھلاڑیوں کے مابین ایک نمائشی میچ بھی کھیلا جائے گا۔ جس کی تاریخ اور وقت کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(سیکرٹری سراج الحق قریشی سیکرٹری آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ)

اعلان نکاح

۱۵ اپریل ۸۳ء کو مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے عزیزم نصیر عارف خان صاحب ابن مکرم حسن محمد خان صاحب عارف کے نکاح ہمراہ عزیزہ روبینہ سعید بنت مکرم سعید احمد خان صاحب ابن مکرم فضل محمد خان صاحب (برادر حسن محمد خان صاحب عارف) ۱۵۵ ڈی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کا اعلان بعوض مبلغ -/۲۵۰۰ روپے مہر پڑھایا دولہا چونکہ پاکستان سے باہر تھے اس لئے نکاح کی منظوری ان کی طرف سے مکرم قریشی محمد اسماعیل صاحب ولد قریشی محمد حسین صاحب نے دی۔ عزیزہ روبینہ سعید مکرم مرزا محمد حسین شملوی صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(ملک محمد احمد وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لیفٹیننٹ کرنل منور احمد مرزا حیدرآباد اور بیگم نسیم منور صاحبہ کو مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۲ کو تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام بشریٰ انجم تجویز فرمایا ہے اور مبارکباد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی ہے کہ وہ بچی کو نیک اور خادمۂ دین بنائے اور والدین کیلئے ستارۂ بشارت ہو یہ بچی مکرم صفدر جنگ ہمایوں مرزا صاحب ایس ڈی (ریٹائرڈ) کی پوتی اور محترم شریف احمد صاحب آف ملتان کی نواسی ہے۔ احباب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ عزیزہ کو اپنے سایۂ طفلت میں رکھے اور یہ ایک مبارک اور نافع وجود ثابت ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج
بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

موسم گرما کے دیدہ زیب
پاکستانی، بین الاقوامی معیار
کے پارچہ جات
پاک کلاتھ ہاؤس
رحمت بازار ریلوے روڈ منڈی ربوہ

BODY BUILDING COURSE
باڈی بلڈنگ کورس
APPETIZER 10 CAPS — بھوک اور ہاضمہ کے لئے
BLOOD TONIC 180 TABS — افزائش خون کے لئے
BONE TONIC 180 TABS — ہڈیوں کی نشوونما کے لئے
قیمت ایک ماہ کورس -/۳۰ روپے - ڈاک خرچ -/۵
کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور - کراچی - ہیڈ آفس ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ
کی مفید اور مجرب دوائیں
مکرم شوکت منہاس ۷۱ سویٹ ہوم لینڈ
ماڈل کالونی کراچی سے حاصل کی جاسکتی ہیں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
فون رہائش ۴۱۸۶۴۵
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
۱۰ شادمان کالونی لاہور
فون:- ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
پروپرائیٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

خط و کتابت کرتے
وقت چٹ نمبر کا
حوالہ ضرور دیئے (مینیجر الفضل)

فون ۴۱۲
اقبال ٹریڈرز
احمد مارکیٹ گولبازار ربوہ
فون ۵۰۸
انٹرنیشنل ٹریڈرز
کمیٹی مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ
سادات پنکھے
ہر قسم کی بے آواز
کم قیمت پر خوبصورت
گارنٹی ۵ سال

جدید فیشن کے مطابق
- سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
- چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
لاہور
۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں - پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ
ہر نقص سے پاک
حق شفعہ سے مبرا
مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک:- جسمیں پختہ سڑکیں، نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائیگی
شکور پارک:- بہترین موقعہ - ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ
رابطہ کیلئے:- پروپرائیٹر:-
حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴

اسٹون، کرشر ٹھیکیداروں کیلئے
اطلاع
الحمدللہ ہم نے مارگلہ ویلی متصل ٹیکسلا اپنے سٹون کرشر کا افتتاح کر دیا ہے جہاں سے آپ کو ہر سائز کا (CRUSH) رعایتی نرخوں پر دستیاب ہو سکے گا
ٹھیکیدار احباب رجوع فرمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔
(محمود احمد کھوکھر بنگلہ ۱۶ جی-۸-۱ اسلام آباد)
کھوکھر سٹون کرشر مارگلہ ویلی نزد ٹیکسلا

باموقع پلاٹ برائے فوری
فروخت
ہم اپنے کرم فرماؤں کو مطلع کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ربوہ میں چند باموقع پلاٹ فوری فروخت کیلئے موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب فوری طور پر رجوع فرمائیں۔ آپ کی خدمت کیلئے آپ کا اپنا بااعتماد اور مستعد ادارہ۔ خواجہ عبدالمومن
پروپرائٹر مومن اسٹیٹس (رجسٹرڈ) ڈیرہ مومن
کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۱۷

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور
جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ جون
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں
مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کریں
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
شیخ صاحب سے ملیں
ہمارے ہاں دیار، کیل، پڑتل، چیڑ بازار سے بارعایت نیز چھتوں کے لئے کیکر کے بالے اور آرڈر پر دروازے کھڑکیاں الماریاں ماہر کاریگروں سے تیار کروا کر مہیا کئے جاتے ہیں
آپکے آرڈر کے منتظر
شیخ ممتاز رسول ٹمبر ورکس فیکٹری ایریا نزد ٹاہلی والی ربوہ

اٹھرا، دمہ، تبخیر معدہ، خارش، چنبل، بواسیر
زنانہ، مردانہ مخصوص امراض کا بفضلِ خدا تسلی بخش علاج
سرمنظور (رجسٹرڈ) اور نورانی کاجل
مطب شفاخانہ رفیق حیات گولبازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز سلسلہ کی ترقی میں ایک نیا سنگِ میل

عملی — باکفایت — تاریخی

ربوہ میں اپارٹمنٹ اور ٹاؤن ہاؤسز بنانے کا

منصوبہ

بعض احمدی احباب کے اصرار اور احباب جماعت کی ضرورت کے پیش نظر کراچی کی طرح ربوہ اور اس کے ملحقہ علاقے میں اپارٹمنٹ ٹاؤن ہاؤسز بنانے کیلئے ایک سکیم تیار کی ہے۔

اپارٹمنٹ :- اپارٹمنٹ کی مکانیت، دو بیڈروم دو باتھ روم، ایک سٹور، کچن، ڈرائنگ روم، اور بالکنی پر مشتمل ہوگی اس کا اندازاً رقبہ ایک ہزار سے گیارہ سو مربع فٹ ہوگا۔ **ٹاؤن ہاؤس** - ٹاؤن ہاؤسز ۱۲۰ مربع گز اور ۲۰۰ مربع گز پر بنانے کا پروگرام ہے۔ یہ دو منزلہ عمارت ہوگی اور اس کی مکانیت ۳ بیڈروم، ڈرائنگ روم اور ڈائننگ کمبائنڈ پر مشتمل ہوگی۔ **براہ کرم ہمیں بتائیے** - یہ اشتہار اخبار الفضل میں اس لئے دیا جارہا ہے کہ احباب کی ضرورت اور پسند کا اندازہ کیا جاسکے تاکہ اس کے مطابق آپ کی پسندیدہ سکیم تیار کی جائے۔ ربوہ میں اس تعمیری سکیم کے جاری کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان احباب کو مکان مہیا کئے جاسکیں جو ملک یا ربوہ سے باہر رہتے ہیں۔ ان کی خواہش تو ہے مگر وقت نہیں کہ مکان خود بنوا سکیں - احباب کے اپنے مکانات ہونے سے نہ صرف جلسہ سالانہ پر سہولت ہوگی بلکہ سال بھر کے دوران سکول کی چھٹیوں میں کسی وقت بھی مرکز میں بچوں کی تربیت کی خاطر بھجوایا جاسکتا ہے - جو احباب تنہا مکان نہ خریدنا چاہیں وہ اپنے پسند کے احباب کیساتھ ٹائم شیئرنگ کی بنیاد پر خرید سکتے ہیں - اس طرح مکان کی قیمت تقسیم ہوجائے گی نیز بعد کے اخراجات بھی تقسیم ہوجائیں گے - مرکز احمدیت میں اپنی رہائش گاہ کا ایک اضافی فائدہ یہ بھی ہے کہ کسی سال اگر آپ خود جلسہ سالانہ پر نہ آسکتے ہوں تو آپ یہ مکان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کیلئے صدر انجمن احمدیہ کو عارضی طور پر جلسہ سالانہ کے استعمال کیلئے دے سکتے ہیں اور آپ کیلئے یہ مفت کا ثواب کا ذریعہ بن جائے گا کہ آپ تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل کرنیوالے بن جائیں گے جو حضرت مصلح موعود نے صاحب استطاعت احمدیوں سے اس رنگ میں کیا کہ مرکز میں مکان بنوائیں -

مکانات کی تعمیر کے بعد ایک خصوصی پیشکش :- مکانوں کی تعمیر کے بعد ہماری کمپنی ایک معقول معاوضہ کے عوض انکی نگرانی کی ذمہ داری سنبھال سکے گی۔

جوبلی جلسہ :- احباب کے علم میں ہے کہ صد سالہ جوبلی منانے کی تیاریاں ہورہی ہیں - جوبلی کے موقع پر ہر احمدی مرکز میں پہنچنا پسند کریگا - یہ اجتماع اتنا بڑا اور بے مثال ہوگا کہ اس کی نظیر نہیں ملے گی ایسے موقع پر رہائش کا بہت بڑا مسئلہ ہوگا۔ اس وقت خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جن کا اپنا مکان ہوگا۔

اپارٹمنٹ اور ٹاؤن ہاؤس کی قیمت کا تعین بہت سے عوامل پر مبنی ہے جو ابھی طے ہونے باقی ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم وہ قیمت ہے جس پر زمین خریدی جائیگی۔ اس لئے یہ بات ابھی ممکن نہیں کہ اس رقم کا تعین کیا جاسکے جو خرچ ہوگی۔ تاہم احباب کی دلچسپی اور معلومات کیلئے اس کا ایک اندازہ لگایا گیا ہے (جس کے بارے میں کسی قسم کی کوئی یقین دہانی نہیں کرائی جاسکتی) کہ ایک اپارٹمنٹ کی قیمت ایک لاکھ ۷۵ ہزار سے ۲ لاکھ تک ہوگی اور ایک ٹاؤن ہاؤس قسم اوّل کی (۲,۷۵,۰۰۰) دو لاکھ پچھتر ہزار سے (۳,۰۰,۰۰۰) تین لاکھ تک اور قسم دوم کی (۳,۰۰,۰۰۰) تین لاکھ سے (۳,۲۵,۰۰۰) تین لاکھ پچیس ہزار تک ہوگی۔

- ہم خوشی سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس سکیم کو بیوت الحمد کمیٹی نے بھی ملاحظہ کر لیا ہے۔
- مکانوں کی رجسٹریشن پہلے آئیے پہلے مکان حاصل کیجئے کی بنیاد پر ہوگی۔ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ ابتداء سے تکمیل تک ۲ سے ۲½ سال کا وقت لگے گا۔ بشرطیکہ احباب اپنی رقم کی اقساط باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں۔

خواہشمند احباب اس پتہ پر رابطہ قائم کریں

ایسٹرن سروسز لمیٹڈ

۲۲۹۸۰۶ ، ۲۳۲۹۱۸

ٹیلیکس :- 257 18 ESL PK

۱۴۰ - ایم اے جناح روڈ - کراچی نمبر ۲ (پاکستان) کیبل :- "SOBERITY"